اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَکُ
ؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ کَرِہَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ (صحیح مسلم، کتاب
نکاح، باب الوصیۃ بالنساء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
ی مومن مرد کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی مومنہ بیوی سے بغض رکھے۔ اس کی ایک عادت اگر اسے
پسند ہوگی تو دوسری عادت اسے پسند بھی ہوگی۔

اسلام کی تعلیمات میں سے ایک اہم اور بنیادی تعلیم یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے محبت کے
اتھ رہیں، باہمی تعلقات کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش کریں، کسی کو مطعون نہ ٹھہرائیں
ر کسی پر الزام تراشی نہ کریں۔ کوئی شخص کسی کے متعلق ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو شکوک و شبہات
ں مبتلا کر دے اور باہمی تعلقات میں بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔

یوں تو سب کے لیے ضروری ہے کہ ان باتوں کا خیال رکھیں اور کسی مرحلے پر بھی آپس کے معاملات
و خراب نہ ہونے دیں، لیکن میاں بیوی کے لیے بالخصوص لازم ہے کہ ان امور کو پیشِ نگاہ رکھیں
ر اپنے نازک اور اہم رشتے کو کسی صورت میں بھی بدگمانی اور سوءِ ظن سے ملوث نہ ہونے دیں۔

میاں بیوی کے تعلقات کی نوعیت گھر کی چھوٹی سی مملکت کی ہے اور اپنی جگہ بہت اہمیت
ا حامل ہے۔ اگر میاں بیوی کے تعلقات خوش گوار ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے حسنِ ظن رکھتے
ں تو ان کی یہ "مملکت" نہایت کامیابی سے چلے گی، اور اگر یہ ایک دوسرے سے بدظن ہیں،
بے اعتمادی سے کام لیتے ہیں اور آپس میں بغض و عداوت رکھتے ہیں تو ان کے گھر کا کوئی کام بھی
سن و خوبی سے انجام نہیں پا سکے گا اور ان کی اس "مملکت" کا کوئی پہلو بھی صحیح اور درست نہ
وگا۔ اسی بنا پر حدیث میں ان کے باہمی تعلقات بہتر رکھنے پر زور دیا گیا ہے اور تاکید فرمائی گئی ہے کہ

یہ ایک دوسرے پر بدگمانی نہ کریں اور بغض و عداوت کا مظاہرہ نہ کریں، کیوں کہ یہ چیز ان کی معاشرتی اور گھریلو زندگی کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

میاں بیوی بعض دفعہ گھر میں لڑ جھگڑ بھی پڑتے ہیں، اور یہ لڑائی جھگڑا عام طور پر کسی بدگمانی اور سوءِ ظن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ابتدا میں چھوٹی چھوٹی بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں جو بعد میں خوف ناک صورت اختیار کر لیتی ہیں اور بغض و عداوت میں بدل جاتی ہیں۔ حدیث میں انہی بدگمانیوں، بدظنیوں اور بغض و عداوت سے روکا گیا ہے۔

میاں بیوی کے تعلقات کا سلسلہ نہایت نازک اور انتہائی دور رس نتائج کا حامل ہوتا ہے، اس کو نبھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ ان کے جھگڑے کا اثر اولاد پر بھی پڑتا ہے اور گھر کا ہر فرد اس سے پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ مرد کو اگر بیوی سے کوئی شکایت بھی ہو تو اسے یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ بیوی کی اگر ایک عادت مرد کے لیے ناپسندیدہ ہے تو دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی، مثلاً اگر وہ کھانا پکانے میں مہارت نہیں رکھتی تو شرافت و دیانت کی نعمت سے بہرہ ور ہوگی، یا وہ زبان کی تیز ہے تو نیکی اور صالحیت کے زیور سے آراستہ ہوگی۔

بہرحال اگر کوئی عادت اس میں اچھی نہیں تو کوئی اچھی بھی تو ہوگی۔ ضروری ہے کہ اس عادت کا لحاظ رکھا جائے جو اچھی اور پسندیدہ ہے۔ محض ناپسندیدہ عادت کو سامنے رکھ کر لڑائی جھگڑے اور بغض و عداوت کا راستہ نہ اختیار کیا جائے۔ یہ راستہ اختیار کرنے سے وہ دونوں زندگی کی اس وسیع و عریض منزل میں چند قدم بھی آسانی سے آگے نہیں بڑھا سکیں گے۔ ان کے علاوہ ان کے متعلقین و رشتے دار بھی ہمیشہ پریشانی کا شکار رہیں گے۔ اولاد کی تربیت بھی صحیح نہ ہو سکے گی اور گھر میں آنے جانے والے لوگ اور مہمان بھی بُرا اثر لیں گے۔